

روسی کہانی

## دو گزر زمین



بہت دل ہوئے روس کے ایک گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا نجوم۔ اس کو اس بات کا غم کھائے جاتا تھا کہ وہ ایک بڑی زمین کا مالک نہیں ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ اُس کے پاس اتنی زمین ہو کہ کوئی کسان اُس کی برابری نہ کر سکے۔ اسی گاؤں میں ایک بوڑھی عورت رہتی تھی جو کافی زمین کی مالک تھی۔ اس نے اپنی زمین بیچنے کا ارادہ کیا۔ گاؤں کے بہت سے لوگوں نے اپنی اپنی حیثیت کے

مطابق زمین کے چھوٹے بڑے ٹکڑے خرید لئے۔ نجوم بھی زمین خریدنا چاہتا تھا مگر اُس کے پاس رقم کم تھی۔ آخر زمین کی مالکن اس پر راضی ہو گئی کہ بقیہ رقم وہ سال بھر کے بعد ادا کرے۔ اس طرح نجوم نے بھی تھوڑی زمین خرید لی۔ اب اُس کے پاس پہلے سے زیادہ زمین تھی، مگر اس کے دل کو اطمینان نہ تھا۔ اس کا جی چاہتا تھا کہ وہ ایک بڑا زمیندار بنے۔

ایک دن نجوم اپنے صحن میں بیٹھا تھا کہ ایک مسافر ادھر سے گزرا۔ نجوم نے اسے آواز دی اور پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں۔ مسافر نے بتایا کہ میں داگانندی کے اُس پار ایک زمین دیکھ کر

آ رہا ہوں۔ وہاں ایک نئی بستی بسائی جا رہی ہے اور لوگوں کو مفت زمین دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی چاہے تو زیادہ زمین خرید بھی سکتا ہے۔ نجوم کے تودل کی مراد بر آئی۔ وہ اپنی زمین اور مکان بیچ کے وہاں چلا گیا اور سرکار سے ملنے والی زمین کے علاوہ مزید زمین خرید کر ایک بڑی زمین کا مالک ہو گیا۔ اُس نے گاؤں کی بوڑھی عورت کو بقایا رقم بھی ادا کر دی۔

نئی جگہ پر نجوم کی دوستی نئے لوگوں سے ہوئی۔ ان میں سے کئی ایسے تھے جن کے پاس نجوم سے زیادہ زمین تھی۔ چنانچہ اُسے اپنی زمین پھر چھوٹی لگنے لگی۔ ایک دن ایک تاجر سے نجوم کی ملاقات ہوئی۔ وہ تاجر مختلف علاقوں میں جا جا کر اپنا مال بیچتا تھا۔ اس نے نجوم کو بتایا ”یہاں سے دُور باشکروں کے علاقے میں زمین بہت سستی ہے۔ باشکروں کے پاس زمین بے حساب ہے، مگر وہ کھیتی باڑی کرنا نہیں جانتے۔ مویشی پالتے ہیں اس لئے زمین بہت سستے داموں بیچ دیتے ہیں۔ یہ لوگ بہت سیدھے سادے ہیں۔ اگر ان کے لئے تحفے لے جاؤ تو وہ اور خوش ہو جائیں گے۔“

یہ سن کر نجوم کی بانچھیں کھل گئیں اور وہ وہاں کے لئے روانہ ہو گیا۔ اس نے بہت سے تحفے تھام کر خریدے اور ایک نوکر کو ساتھ لے کر باشکروں کے علاقے کی طرف چل پڑا۔ سات دن اور سات رات کا سفر طے کرنے کے بعد ان کی گھوڑا گاڑی باشکروں کے علاقے میں پہنچ گئی۔ تحفے پا کر باشکر بہت خوش ہوئے اور نجوم کا شکر یہ ادا کر کے پوچھا ”ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں؟“

”میں آپ کی کچھ زمین خریدنا چاہتا ہوں۔“ نجوم نے کہا۔

”ہمارے پاس بہت زمین ہے۔ آپ جتنی اور جدھر کی زمین چاہیں پسند کر لیں۔“ ایک لمبے قد

کا نوجوان جو کھال کی ٹوپی پہنے ہوئے تھا، بولا۔ یہ باشکروں کا سردار تھا۔

”زمین کی قیمت؟“ نجوم نے سوال کیا۔

”ایک دن کے ایک ہزار روپے!“ سردار نے جواب دیا۔

”میں سمجھا نہیں۔“ نجوم نے کہا۔

”مطلب یہ کہ ایک دن جتنی زمین کے اطراف آپ چکر لگائیں گے وہ ایک ہزار روہل میں آپ کی ہو جائے گی۔“ سردار نے جواب دیا۔



”ایک دن میں تو آدمی بہت بڑی زمین کے گرد چکر لگا سکتا ہے۔“ نجوم نے خوش ہو کر کہا۔ سردار نے جواب دیا ”جی ہاں! مگر شرط یہ ہے کہ جس جگہ سے آپ سورج نکلتے ہی چلنا شروع کر دیں گے، اسی جگہ سورج ڈوبنے سے پہلے آپ کو پہنچنا ہوگا۔ اگر آپ پہنچ گئے تو جتنا بڑا چکر آپ لگائیں گے اس کے اندر کی ساری زمین آپ کی ہوگی اور نہ پہنچ پائے تو نہ ہی زمین ملے گی اور نہ ہی آپ کی رقم واپس ہوگی۔“

نجوم نے پہلے ہی سے طے کر لیا تھا کہ مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کی طرف چلنا شروع کر دے گا، دوپہر سے پہلے بائیں کو گھوم جائے گا اور چکر لگاتا ہوا شام سے پہلے لوٹ کر ٹیلے پر پہنچ جائے گا۔

بھلا نجوم کو اس میں کیا اعتراض ہو سکتا تھا اُس نے فوراً یہ شرط مان لی۔ رات زیادہ ہو چکی تھی نجوم سونے کے لئے چلا گیا۔ سورج کی پہلی کرن کے ساتھ اُس کو اپنا سفر شروع کرنا تھا۔ اس نے جلدی سے مُلازم کو جگایا، تیزی سے تیار ہوا اور فوراً سردار کی جھونپڑی میں پہنچ گیا۔

سب باشکر وہاں پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ ناشتہ کر کے سورج نکلنے سے پہلے ہی ٹیلے پر جمع ہو گئے۔ نجوم کو یہیں سے اپنا سفر شروع کرنا تھا۔ سردار نے اُس سے ایک ہزار روہل لے کر اپنی ٹوپی میں ڈالے

اور پھر ٹوپی زمین پر رکھ دی۔

چنانچہ ادھر سورج نے مشرق سے جھانکا اور ادھر نجوم نے اپنا پہلا قدم اٹھایا۔ اُس کے پیچھے کئی باشکر زمین میں کھونٹیاں گاڑتے چلے جا رہے تھے۔ تقریباً پانچ کلومیٹر تک وہ ایک ہی رفتار سے چلتا رہا۔ نہ بہت تیز نہ بہت آہستہ۔ اتنی دُور چلنے کے بعد اُس کے جسم میں گرمی آگئی۔ اس نے اپنی واسکٹ کے بیٹن کھول دئے اور ذرا تیز چلنے لگا۔ کوئی پانچ میل اور چلنے کے بعد اسے تھکن محسوس ہونے لگی۔ سورج بھی اب کافی اوپر آ گیا تھا۔ اور اس کی کرنیں آنکھوں میں چُھننے لگی تھیں۔ نجوم نے سوچا کوئی پانچ میل سیدھا چلنے کے بعد وہ بائیں طرف مڑ جائے گا۔ اور سورج کے اوپر آتے ہی واپسی کا سفر شروع کر دے گا۔ مگر وہ جتنا آگے بڑھتا جاتا تھا، اتنی ہی ہریالی اور اُونچی گھاٹ اسے نظر آتی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ آگے کی زمین زیادہ زرخیز ہے۔ وہ لالچ میں آکر بڑھتا گیا اور بائیں طرف مڑنا ہی بھول گیا۔

نجوم جتنا آگے بڑھتا جاتا تھا، اتنی ہی اچھی زمین اس کے پیروں تلے آتی جاتی تھی۔ اور زیادہ سے زیادہ زمین حاصل کرنے کی اس کی ہوس بڑھتی جاتی تھی۔ چنانچہ وہ اپنی رفتار اور بھی بڑھا دیتا تھا۔ اچانک اس کی نظر اپنے سائے پر پڑی جو اُس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ سورج مغرب کی طرف ڈھل چکا تھا، لیکن وہ واپس مڑنے کے بجائے بائیں طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ اب نیلے کی طرف مڑنا چاہئے مگر زمین کے لالچ نے اسے مڑنے نہ دیا اور وہ آگے بڑھتا ہی گیا۔

سورج ڈوبنے میں اب زیادہ دیر نہ تھی مگر اب تک اسے نیلہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اُس کی سانس لوہار کی دھونکی کی طرح چل رہی تھی۔ حلق میں پیاس سے کانٹے پڑ گئے تھے۔ تھکن سے دم نکل رہا تھا۔ مگر وہ دوڑتا گیا، دوڑتا گیا۔ ڈوبتے سورج کی کرنیں اُس کی آنکھوں میں چُھننے لگیں اور سامنے کا منظر دھندلا سا ہو گیا۔

اب اسے ٹیلہ نظر آنے لگا تھا۔ سورج ٹیلے کے پیچھے چلا گیا تھا۔ اس لئے وہ ٹیلے پر کھڑے ہوئے لوگوں کے دھندلے سایے دیکھ سکتا تھا۔ وہ لوگ ہاتھ ہلا ہلا کر اسے بلا رہے تھے۔ لیکن ان کی آوازیں اس کے کانوں میں نہیں پہنچ رہی تھیں، کیونکہ ابھی کافی فاصلہ باقی تھا۔



نجوم نے اپنی رفتار اور بھی تیز کر دی۔ جیسے جیسے ٹیلہ نزدیک آتا گیا اس کی جدوجہد بھی تیز ہوتی گئی لیکن اب پیراس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ ان سے خون رسنے لگا تھا۔ کانوں میں سیٹیاں سی بجنے لگی تھیں۔ دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ دم پھولنے لگا تھا اور جسم پسینے میں شرابور تھا۔ مگر وہ رک نہیں سکتا تھا۔ اسے ایک بہت بڑی زمین کا مالک جو بننا تھا۔

کسی نہ کسی طرح وہ ٹیلے کے قریب پہنچ گیا۔ لوگ اس کی ہمت بڑھا رہے تھے اور تیز اور تیز! کی آوازیں اس کے کانوں میں گونجنے لگیں۔ وہ ٹیلے پر چڑھنے لگا۔ سردار کی ٹوپی اسے صاف دکھائی دے رہی تھی۔ پھر وہ جان توڑ کر دوڑنے لگا۔ لیکن تیزی سے ٹیلے پر چڑھنا آسان نہ تھا۔ وہ

بار بار ٹھوکریں کھا رہا تھا، اُدھر سورج کی کرنیں ٹوپی کے کناروں کو چھو رہی تھیں۔ اچانک نجوم زبردست ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ گرتے گرتے بھی اپنا ہاتھ ٹوپی کی طرف بڑھایا، مگر وہ اُس کی انگلیوں سے اب بھی کچھ دور تھی۔

سورج ڈوبنے کے ساتھ ساتھ نجوم کی زندگی کا آفتاب بھی ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ اس کے دل کی حرکت بند ہو چکی تھی۔ سردار کی ٹوپی اور نجوم کے بیچ دو گز کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا۔ اُسی جگہ پر قبر کھود کر نجوم کو دفنایا گیا۔

ہر انسان کی طرح نجوم کے حصے میں بھی دو گز زمین ہی آئی۔

(ٹالسٹائی)

## مشق

پڑھیے اور سمجھیے

روں	-	ایک ملک کا نام
رقم	-	روپے، پیسے
بقیہ	-	باقی بچا ہوا
زمیندار	-	زمینوں کا مالک
والگا	-	روس کی ایک ندی کا نام
مراد برآنا	-	تمنا پوری ہونا، مقصد پورا ہونا
مزید	-	زیادہ
بقایا	-	بچا ہوا، باقی، وہ رقم جس کی ادائیگی دوسرے پر واجب ہو۔

روس کے ایک قبیلے کا نام جو مویشی پالتا ہے۔	-	باشکر
پالتو جانور، وہ چوپائے جن سے کھیتی باڑی کے کاموں میں مدد لی جاتی ہے۔	-	مویشی
اُچھاؤ زمین، وہ زمین جس میں پیداوار زیادہ ہو۔	-	زرخیز زمین
روسی سکھ	-	روبل
بات کا ثنا، رائے سے اختلاف کرنا	-	اعتراض
لائن، صف	-	قطار
حاکم، افسر	-	سردار
پہاڑی، مٹی کا تودہ	-	ٹیلہ
بغیر آستین کی جیکٹ	-	واسکٹ
بھاری	-	بوجھل
حرص، زیادہ لالچ	-	ہوس
کڑھنایا اندر ہی اندر دکھ برداشت کرنا	-	غم کھانا (محاورہ)
بساط کے برابر، مقدور بھر، اپنی حالت کے مطابق	-	حیثیت کے مطابق
بہت خوش ہونا	-	بانچھیں کھلنا (محاورہ)
گر مجوشی سے استقبال کرنا	-	ہاتھوں ہاتھ لینا (محاورہ)
پوری طاقت لگا کر	-	جان توڑ کر
مرجانا، زندگی کا سورج ڈوب جانا	-	زندگی کا آفتاب غروب ہونا (محاورہ)
مسلل کوشش، لگاتار محنت	-	جدوجہد

- سوچئے اور بتائیے:
- ۱- نجوم کی کیا خواہش تھی؟
  - ۲- مسافر نے نجوم کو کون سی خوش خبری سنائی؟
  - ۳- خوش خبری سن کر نجوم نے کیا کیا؟
  - ۴- تاجر نے نجوم کو کیا مشورہ دیا؟
  - ۵- باشکروں نے نجوم کی کیا تواضع کی؟
  - ۶- باشکروں کے سردار نے زمین فروخت کرنے کی کیا شرط رکھی؟
  - ۷- نجوم آگے کیوں بڑھتا چلا گیا؟
  - ۸- نجوم کا یہ انجام کیوں ہوا؟
  - ۹- ”ہر انسان کی طرح نجوم کے حصے میں بھی دو گز زمین ہی آئی“ اس جملے سے آپ کیا نتیجہ نکالتے ہیں؟

نیچے دئے گئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجئے:

غم کھانا باخچیں کھانا ہاتھوں ہاتھ لینا زندگی کا آفتاب غروب ہونا

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:

رقم خفے مطلب اطراف شرط اعتراض ٹوپی

احساس منظر سیٹیاں انگلیوں حرکت کھونٹیاں

صحیح جملے پر صحیح (✓) اور غلط پر غلط (x) کا نشان لگائیے:

۱- بوڑھی عورت نے اپنی زمین بیچنے کا ارادہ کیا۔



- ۲۔ نجوم چاہتا تھا کہ وہ ایک بڑا زمیندار بنے۔
- ۳۔ باشکروں کے پاس زمین کم تھی۔
- ۴۔ ہر جھونپڑی کے پیچھے موٹر گاڑیاں بندھی ہوتی تھیں۔
- ۵۔ میں آپ کی زمین خریدنا چاہتا ہوں۔
- ۶۔ سردار نے اس سے دو ہزار روپے لے کر اپنی ٹوپی میں ڈالے۔
- ۷۔ ہمارا ملازم اس ٹوپی کے پاس موجود رہے گا۔
- ۸۔ دو روز تک ٹیلہ دکھائی نہ دیتا تھا۔
- ۹۔ لوگ اس کی ہمت گھٹا رہے تھے۔

خالی جگہ کو بھریئے:

- ۱۔ نجوم بھی..... خریدنا چاہتا تھا۔
- ۲۔ لوگوں کو..... زمین دی جا رہی ہے۔
- ۳۔ ایک دن..... سے نجوم کی ملاقات ہوئی۔
- ۴۔ ایک دن میں تو آدمی بہت بڑی زمین کے..... چکر لگا سکتا ہے۔
- ۵۔ اس کے پیچھے پیچھے کئی..... زمین میں کھونیاں گاڑتے چلے آ رہے تھے۔
- ۶۔ سورج کی کرنیں اس کی..... میں چمکنے لگی تھیں۔
- ۷۔ وہ..... میں آ کر آگے بڑھتا گیا اور بائیں طرف مڑنا ہی بھول گیا۔
- ۸۔ اس کی سانس..... کی طرح چل رہی تھی۔
- ۹۔ لوگ اس کی..... بڑھا رہے تھے۔

۱۰۔ سردار کی ٹوپی اور نچوم کے بیچ..... کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا۔

☆ سات دن اور سات رات کا سفر طے کر کے ان کی گھوڑا گاڑی باشکروں کے علاقے میں پہنچ گئی۔

اوپر دیئے گئے جملے میں دن اور رات کے ساتھ سات کا عدد ظاہر ہوا ہے۔ ایسا اسم جس کے ساتھ اس کی تعداد معلوم ہو صفت عددی کہلاتا ہے۔ جیسے چوتھا پہر، تیسرا گھر، چھ گھوڑے وغیرہ۔ اس کے علاوہ کئی، چند، بعض، سب، کل، بہت، بہت سے، تھوڑا، تھوڑے، کم، کچھ وغیرہ بھی اسم کی تعداد کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

پانچ ایسے جملے بنائیے جن میں صفت عددی کا استعمال ہوا ہے۔

ان لفظوں کے متضاد لکھیے:

اطمینان      زرخیز      موجود      جھل      دھندلا      غروب

غور کرنے کی بات:

☆ یہ کہانی روس کے مشہور مصنف ٹالسٹائی کی ہے۔ ٹالسٹائی عالمی شہرت رکھنے والے ادیب تھے۔ انہوں نے کئی ناول اور افسانے لکھے ہیں۔ ان کے ناول ”جنگ اور امن“ کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ ان کی تحریروں میں اصلاحی پہلو بہت نمایاں ہے۔

☆ اس کہانی میں ’نچوم‘ نام کے ایک کردار کے ذریعے یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ انسان حرص و ہوس میں پھنس کر کس طرح اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے۔

خود سے کرنے کے لیے

روزمرہ بول چال میں استعمال ہونے والے کچھ محاوروں کی ایک فہرست بنائیے۔

-☆-